سید یونس الحسنی (لاہور)

عنایات

اللہ میں حرم آنے کے قابل تو نہیں تھا
اتنا سا بھی تقویٰ مجھے حاصل تو نہیں تھا

کردار کے افلاس کی ہر سمت ہے دلدل
پر اپنے گناہوں سے ہے احساس میں ہلچل

میں بندۂ ناچیز و گنہگار و سیہ کار
بس تو نے مجھے قلزمِ عصیاں سے کیا پار

جلوے تھے کرم کے جو مجھے کھینچ کے لائے
ورنہ تو مرے گرد تھے تاریک سے سائے

ہیں بخشش و الطاف کی گھنگھور گھٹائیں
آثار ہیں رحمت کے جو گھر گھر کے یاں آئیں

میں بے حس و حرکت سا پڑا سوچ رہا ہوں
مولا! میں ترے گھر میں کھڑا سوچ رہا ہوں

کیونکر ہے یہ تقدیر کے ثمرات کی بارش
مجھ پیکرِ عصیاں پہ عنایات کی بارش

آواز تھی آئی کہ یہ نکتہ نہیں موہوم
شاید یہ حقیقت تجھے بالکل نہیں معلوم

انعام ہے یہ ربِّ سمٰوات و زمیں کا
فیضان ہے یہ ختمِ نبوت پہ یقیں کا

(۱۸/ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ، صحنِ حرم میں)